بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Regd No. L. 5254

رَبِّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

یوم سہ شنبہ

فی پرچہ ۱/

۲۳ شوال ۱۳۶۹ھ

نمبر ۱۸۳	۸ اگست ۱۹۵۰ء	۸ ظہور ۱۳۲۹ ہش	جلد ۳۸/۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

کوئٹہ ۴ اگست ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کل شام تک آہستہ آہستہ درد میں افاقہ ہوتا رہا ۔ رات دوائی سے نیند آئی ۔ اس وقت پاؤں بوجھل محسوس ہوتا ہے اور درد ہے ۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ بخشے ۔

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ڈاک کا آئندہ پتہ تا اطلاع ثانی حسب ذیل ہوگا ۔

"مقام ناصر آباد اسٹیٹ ڈاک خانہ کنجی ۔ ضلع تھرپارکر سندھ"

کوئٹہ ۵ اگست ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کل دن کو پرسوں کی نسبت زیادہ تکلیف تھی ۔ مگر رات سے افاقہ ہونا شروع ہو گیا ہے ۔ درد کی ٹیسیں بند ہیں ۔ مگر حرکت کے ساتھ درد ہوتی ہے ۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ حضور کو کامل صحت بخشے ۔ حضور نے کل جمعہ میں جماعت کوئٹہ کے اخلاص پر اظہار خوشنودی فرمایا ۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

یوم استقلال پاکستان کا شاندار پروگرام

یوم استقلال پاکستان کی خوشی میں اس دن نماز فجر کے وقت لاہور شہر کی تمام اہم مساجد میں قرآن خوانی اور پاکستان پائندہ باد کی دعائیں مانگی جائینگی ۔ عزت مآب گورنر پنجاب بادشاہی مسجد میں استقلال پاکستان کے سلسلہ میں متذکرہ تقریبات کے سلسلہ میں شامل ہوں گے ۔ موصوف شاعر مشرق کے مقبرہ پر تشریف لے جاکر فاتحہ پڑھیں گے ۔ اس دن صبح سویرے قلعہ لاہور اور چھاؤنی میں ۲۱ توپوں کی سلامی دی جائیگی ۔ اس موقعہ پر تمام پبلک عمارات پر پاکستانی پرچم لہرایا جائے گا ۔ اس کے بعد حسب ذیل پروگرام پر عمل درآمد ہوگا ۔

صبح سات بجکر ۲۵ منٹ پر ہز ایکسی لنسی گورنر پنجاب تھر حکومت کے کنٹونمنٹ گیٹ کے باہر ایک سمو مارچ پاسٹ کی سلامی لیں گے ۔ اس موقعہ پر ۲۱ توپوں کی سلامی بھی دی جائے گی ۔ فلائنگ کلب کے ہوائی جہازوں سے تقریب میں شریک فوجی دستوں پر پھول برسائے جائیں گے ۔ اس دن صبح ۱۰ بجے پارسی فرقہ کے لوگ خاص عبادت کریں گے ۔ اور شام کو لاہور کے تمام گرجا گھروں میں یوم پاکستان کے سلسلہ میں دعائیں مانگی جائیں گی ۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

نیپال کے گورنر شمشیر جنگ بہادر رانا کی گرفتاری

عوامی تحریک سے ساز باز کا شاخسانہ

کھٹمنڈو ۷ اگست ۔ حکومت نیپال نے آج نیپال کے سابق کمانڈر انچیف شمشیر جنگ بہادر رانا کو گرفتار کر لیا ۔ آپ ۱۹۳۶ء سے نیپال کے ایک ضلع کے گورنر بھی ہیں ۔ آپ پر الزام یہ ہے کہ آپ کا حکومت کے خلاف عوامی تحریک کے ساتھ تعلق ہے ۔ ایک اور خبر کے مطابق حکومت موجودہ وزیر اعظم موہن شمشیر جنگ بہادر رانا کے چچیرے بھائی کو بھی اس جرم میں گرفتار کرنے والی ہے ۔

— لنڈن ۷ اگست ۔ حال ہی میں عراق اور برطانیہ کے درمیان تیل کے متعلق جو گفتگو ہوئی ہے اس سے اندازہ لگایا گیا ہے کہ برطانیہ عراقی تیل کا معاوضہ بڑھا دیگا ۔

پوسان کے مغرب میں کوریا کے جنوبی محاذ پر اقوام متحدہ کی فوجوں کا بہت بڑا حملہ

ٹوکیو ۷ اگست ۔ کوریا کی جنگ کے متعلق تازہ ترین اطلاعات کے مطابق اقوام متحدہ کی فوجوں نے پوسان کے مغرب میں جنوبی محاذ پر ایک بہت بڑا حملہ کر دیا ہے ۔ یہ حملہ ۱۵ میل لمبے محاذ پر کیا گیا ہے ۔ جس میں ہوائی جہازوں کی بہت سی ٹکڑیاں مدد دے رہی ہیں ۔ اس حملے میں امریکہ کے بحری دستے ۲۵ ویں ڈویژن اور تازہ دم فضائی فوج حصہ لے رہی ہے ۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر کے ایک ترجمان کے مطابق یہ حملہ ریلوں اور سڑکوں کے اہم مرکز چنجو پر کیا گیا ہے ۔ ترجمان نے کہا یہ شمالی کوریا کی فوجوں پر جوابی حملہ نہیں بلکہ ایک منظم دھاوا ہے ۔ اس حملہ آوروں کا دایاں بازو کمزور پڑ گیا ہے شمالی کوریا کی فوجیں دریائے نکتانگ کے پار فوجیں اتارنے کی برابر کوشش کر رہی ہیں ۔ جن کی بناء پر امریکی ۲۴ ویں ڈویژن کے بعض دستوں کو پیچھے ہٹنا پڑا ہے ۔ میدان جنگ کی تازہ ترین اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ شمالی کوریا کی فوجیں شمال کی طرف ایک بڑے حملے کی کوشش کر رہی ہیں ۔ ادھر مشرقی ساحل پر یانگ ڈاک کے شمال میں جوابی حملے کی تیاری ہو رہی ہے ۔ کل امریکی بمباروں نے شمالی کوریا کے فوجی ٹھکانوں اور رسد کے سلسلوں پر بہت بڑا حملہ کیا ۔ برطانی بحری بیڑے نے اینچون کی بندرگاہ پر حملہ جاری رکھا ۔

لنڈن ۷ اگست ۔ برطانوی پارلیمنٹ کے ایک لیبر ممبر نے مسٹر ایٹلی سے کہا ہے کہ برطانیہ کی اقوام متحدہ کی امداد کو صرف کوریا تک ہی محدود کیا جائے ۔ اور برطانیہ کسی صورت میں فارموسا پر حملے کی صورت میں امریکہ کا ساتھ نہ دے ۔ اس رکن کا کہنا ہے کہ فارموسا پر جنگ کی صورت میں تیسری عالمگیر جنگ چھڑ جانے کا بہت زیادہ خطرہ ہے ۔

روم ۷ اگست ۔ کل روم میں حکومت نے ۸ کمیونسٹ لیڈروں کے دفاتر اور مکانوں پر چھاپے مارے اور بہت سے کاغذات اور اشتہارات قبضے میں کر لیے ۔ کہا جاتا ہے کہ جنگ کے بعد کمیونسٹوں کے خلاف حکومت کی طرف سے یہ سب سے پہلا قدم ہے ۔

کوریا کا محاذ جنگ — ۷ اگست

آخری اطلاعات کے مطابق اقوام متحدہ کی فوجیں ۲ میل پیش قدمی کر چکی ہیں ۔ انہیں قدم قدم پر زبردست مزاحمت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے ۔ کوریا کے جنوب مشرقی کونے پر شمالی کوریا کی فوجیں بہت بڑا حملہ کر رہی ہیں ۔ اس حملہ میں شمالی کوریا کے ۳ ڈویژن حصہ لے رہے ہیں ۔ اسکے علاوہ مشرقی محاذ پر اشتراکی دستہ بلا مقابلہ پہاڑیوں کو عبور کر کے ۵ میل اندرون چلا گیا ہے ۔

صوبائی گورنروں کی کانفرنس

کراچی ۷ اگست ۔ آج بعد دوپہر الحاج خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان کی صدارت میں پاکستان کے صوبوں کے گورنروں کی کانفرنس شروع ہوئی ۔ کانفرنس میں پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خان بھی شرکت کر رہے ہیں ۔

سرحدوں کی توسیع اور تبادلہ آبادی کی تجاویز احمقانہ اور ناقابل عمل ہیں (نہرو)

نئی دہلی ۷ اگست ۔ آج ہندوستانی پارلیمان میں پاکستان و ہندوستان کے درمیان اقلیتی معاہدے پر بحث کا آغاز کرتے ہوئے ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا جب سے اس معاہدے پر دستخط ہوئے اگر اس وقت سے لے کر آج تک کے عمل کا جائزہ لیا جائے تو میں کہہ سکتا ہوں کہ بہت کم چیزوں کو اتنے قلیل عرصہ میں اس قدر کامیابی ہوئی ہے جتنی کہ اس معاہدے کو ہوئی ہے ۔ آپ نے کہا تارکان وطن بڑی تیزی کے ساتھ اپنے اپنے گھروں کو واپس لوٹ رہے ہیں ۔ جولائی کی ۳۰ تاریخ تک ۶ لاکھ ہندو مغربی بنگال سے مشرقی بنگال واپس جا چکے ہیں ۔ اور لطف یہ ہے کہ وہ بال بچوں سمیت واپس آ رہے ہیں ۔ حکومت مشرقی بنگال اور حکومت پاکستان نہایت توجہ کے ساتھ معاہدے کو عملی جامہ پہنانے میں کوشاں ہیں ۔ آپ نے اپنی تقریر میں اقلیتی امور کے دونوں طرف کے وزراء کی جانفشانی اور غیر معمولی ہمت کو سراہا ۔ آپ کی تحریک پر جب بعض ترامیم پیش کی گئیں تو ان کا جواب دیتے ہوئے آپ نے کہا سرحدوں کی توسیع اور آبادی کے تبادلے کی تجاویز احمقانہ اور ناقابل عمل ہیں ۔ جو لوگ ان باتوں کے حق میں ہیں وہ ہندوستان کو جنگ کی بھٹی میں جھونک دینا چاہتے ہیں ۔ جس سے ہزاروں گھر اجڑ جائیں گے ۔ اور ہزاروں لوگ بے خانماں ہو جائیں گے ۔

— کراچی ۷ اگست ۔ آج صبح کراچی میں اقوام متحدہ کے نمائندے سر اوون ڈکسن نے وزیر اعظم پاکستان سے ۱½ گھنٹہ تک ملاقات کی ۔

— قاہرہ ۷ اگست ۔ آج قاہرہ میں فرانس اور مصر کے درمیان ایک ثقافتی اور تجارتی معاہدے پر دستخط ہو گئے ہیں ۔

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے کو اپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس ... بلڈنگ لاہور میں طبع کرا کر نمبر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

روزنامہ — الفضل — لاہور
مورخہ ۸ ر اگست ۱۹۵۰ء

ایمان محکم کے بغیر اسلامی اصول بروئے کار نہیں آسکتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل کی گذشتہ اشاعت میں ہم نے بتایا تھا۔ کہ اسلامی اصولوں پر عمل کرنے کے لئے ان اصولوں پر محکم ایمان کی ضرورت ہے۔ جب تک محکم ایمان نہ ہو۔ اس وقت تک ان اصولوں کے اس حصہ پر بھی کما حقہٗ عمل نہیں ہو سکتا۔ جو حکومت اسلامی جبراً نافذ کر سکتی ہے۔ کیونکہ انسان اگر دل سے کسی قانون پر عمل نہ کرنا چاہے۔ تو حیلوں بہانوں سے کام نکال لیتا ہے۔ مثلاً صدقے کا ایک حصہ بطور زکوٰۃ کے فرض ہے۔ حکومت اسلامی کا فرض ہے۔ کہ زکوٰۃ وصول کرے۔ چنانچہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں بعض قبائل نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ تو اگرچہ بعض صحابہ کرام رضؓ نے نازک حالات کے پیش نظر اس سے اغماض کرنے کی رائے دی۔ مگر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔ کہ خواہ کچھ بھی ہو۔ میں زکوٰۃ کا ایک ایک حبہ ان سے وصول کر کے چھوڑوں گا۔ چنانچہ انہوں نے منکرین زکوٰۃ پر چڑھائی کر کے ان کو شکست دی۔

اس واقعہ سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اسلامی حکومت کا فرض ہے۔ کہ وہ ہر مسلمان سے زکوٰۃ وصول کرے۔ اس کے برخلاف ہم یہ بھی دیکھتے ہیں۔ کہ بعض لوگوں سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بطور سزا کے زکوٰۃ وصول نہ کی۔ یہاں تک کہ ایک شخص جس کو یہ سزا دی گئی تھی۔ حالانکہ اس کے پاس مال کی کثرت تھی۔ اسی حسرت میں مر گیا۔ کہ اس سے زکوٰۃ وصول کی جائے۔ نہ صرف رسول کریمؐ ہی نے اس سے زکوٰۃ وصول نہ کی۔ بلکہ خلافت راشدہ میں وہ ہر سال زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے مال لاتا۔ مگر ہمیشہ ناکام ہو کر واپس ہو جاتا۔

ان دونوں باتوں میں تضاد نہیں ہے۔ بلکہ اس سے اسلامی حکومت اور افراد دونوں کی فرضیت پر روشنی پڑتی ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جہاں حکومت اسلامی کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ زکوٰۃ وصول کرے۔ وہاں ہر صاحب نصاب مومن کا بھی یہ فرض ہے۔ کہ وہ خود زکوٰۃ ادا کرے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اسلامی اصولوں پر عمل کرنے کے لئے یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ انسان ان اصولوں پر دل سے ایمان رکھتا ہو۔ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے زکوٰۃ نہ وصول کرنے کی سزا اسی لئے دی تھی۔ کہ مجرم کے دل میں اسلامی اصولوں پر محکم ایمان ہوتا تو وہ زکوٰۃ دینے سے انکار کس طرح کر سکتا تھا۔ وہ زمانہ ایسا تھا۔ کہ ایسے لوگوں کی اکثریت ہو گئی تھی۔ جن کا اسلامی اصولوں پر ایمان محکم تھا۔ اس لئے ایک شخص کا مومن کہلانا اور حیلے بہانے سے فرائض کی ادائیگی سے بچنا بہت مشکل ہو گیا تھا۔ اس طرح کمزور ایمان لوگ بھی سوسائٹی میں رخنہ اندازی نہیں کر سکتے تھے۔ لیکن جب ایمان پختہ نہ ہو۔ تو ایسی سوسائٹی میں جہاں پختہ ایمان والوں کی اکثریت نہ ہو۔ حیلوں۔ بہانوں سے کام چلا لینا کچھ بھی مشکل نہیں۔ اس لئے جب تک اسلام کے اصولوں پر دل سے ایمان نہ ہو۔ ان پر کما حقہٗ عمل کرنا مشکل ہے۔ بے شک ایک اسلامی حکومت بزور کسی حد تک اس حصہ تک جہاں تک اسی کو جبر واکراہ سے ان اصولوں پر عمل کرانے کا اختیار ہے۔ عمل کرا سکتی ہے۔ لیکن ایک ایسی سوسائٹی میں جہاں نام کے مسلمانوں کی اکثریت ہو۔ خواہ اسلامی حکومت قائم بھی کر دی جائے۔ اول تو اس حصہ پر بھی عمل کرانا مشکل ہے جس پر عمل کرانا حکومت کا فرض ہے۔ باب الحیل سے مدد لی جا سکتی ہے۔ لیکن طوعی حصہ پر تو ایسی سوسائٹی میں بہت ہی کم عمل کی امید رہ جاتی ہے۔ لیکن اگر ایمان محکم ہو۔ تو غیر اسلامی حکومت میں بھی دونوں حصوں پر عمل کیا جا سکتا ہے۔

آج ہم دیکھتے ہیں۔ کہ تمام اسلامی کہلانے والے ملکوں میں سوسائٹی کا یہی حال ہو چکا ہے۔ مغرب کی الحادی تہذیب نے اپنے پورے پورے قدم جما لئے ہیں۔ سائنس کی ایجادات نے مغربی قوموں کو اتنا مغرور کر دیا ہے۔ کہ وہ اب کسی ایسی طاقت پر ایمان لانا جو ان کی لیبارٹریوں میں ثابت نہیں ہو سکتی۔ نہ صرف فضول بلکہ علم وسائنس کی ترقی میں حائل سمجھا جاتا ہے۔ ان کے خیال میں مادی طاقتوں سے پرے کوئی طاقت موجود نہیں۔ اور انسان کی ترقی کے معنی صرف یہ ہیں۔ کہ وہ ان مادی طاقتوں سے زیادہ سے زیادہ کام لے اور بس وہ کسی مابعد الطبعیات قوت پر ایمان رکھنے کو دنیا کی ترقی کے لئے مضر بتاتے ہیں۔ چنانچہ اشتراکیت کی بنیاد ہی اسی الحادی تصور پر قائم کی گئی ہے۔ یہ تصور اشتراکیوں کی ایجاد تو نہیں ہے۔ البتہ انہوں نے اس کو بالخصوص اختیار کیا ہے۔ اشتراکیوں کے علاوہ باقی دنیا حتیٰ کہ اسلامی اقوام بھی شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا مبہم سا تصور تو رکھتی ہے۔ لیکن دلوں پر اس کا قابو اتنا کمزور ہو چکا ہے۔ کہ اب وہ اسلامی اصولوں پر ایمان محکم پیدا کرنے کے لئے بالکل ناکافی ہے۔ الغرض اگر یہ کہا جائے۔ کہ آج اللہ تعالےٰ پر دنیا کا ایمان نہیں رہا۔ تو اس میں ذرا بھی مبالغہ نہیں۔ کیونکہ جیسا کہ ہم پہلے عرض کر چکے ہیں۔ ایمان محکم اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتا۔ جب تک اس حقیقت کا تجربہ یا مشاہدہ نہ کیا جائے۔

آج کل مادی دنیا پر اس لئے زیادہ بھروسہ پیدا ہو گیا ہے۔ کہ مادی حالتوں کو لیبارٹریوں میں تجربہ اور مشاہدہ پر ثابت کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے جب تک دنیا کے سامنے ویسی ہی علمی شہادت پیش نہ کی جائے۔ جیسی کہ مادی حالتوں کے لئے پیش کی جاتی ہے۔ اس وقت تک اللہ تعالیٰ جیسی وراء الوریٰ ہستی پر یقین محکم پیدا نہیں کیا جا سکتا۔

دنیا کی یہ حالت کوئی آج ہی پہلی دفعہ نہیں ہوئی ہے۔ جب سے دنیا بنی ہے۔ مختلف اقوام پر مختلف زمانوں میں ایسی حالتیں وارد ہوتی رہی ہیں۔ آج چونکہ سائنسی ترقی کی وجہ سے تمام دنیا ایک شہر یا زیادہ سے زیادہ ایک ملک بن گئی ہے۔ یہ حالت تمام دنیا پر یکساں طور پر وارد ہو چکی ہے۔ اس لئے اپنی وسعت اور اثر کے لحاظ سے آج ہم اس کو زیادہ محسوس کرتے ہیں۔ لیکن جہاں تک مختلف قوموں کی تاریخ سے پتہ چلتا ہے۔ تمام قوموں پر انفرادی طور پر یہ حالت وارد ہوتی رہی ہے۔ اس حقیقت کا ذکر قرآن کریم میں گو مجمل طور پر آتا ہے۔ مگر ایسی وضاحت سے آتا ہے۔ کہ ایک غور کرنے والا انسان اس حقیقت کو خوب سمجھ سکتا ہے۔ آج اگرچہ شدادوں۔ نمرودوں۔ اور فرعونوں کی تعداد بہت زیادہ نظر آتی ہے۔ لیکن شداد نمرود اور فرعون پہلے بھی دنیا میں پیدا ہوتے رہے ہیں۔ جو اپنی وسعت کے مطابق مادی دنیا کو ہی انسانی زندگی کا آغاز و انجام سمجھتے۔ معاد سے غافل ہو جاتے۔ اور مادی قوتوں سے پرے کچھ نہیں مانتے رہے ہیں۔ اس کے ساتھ یہ بھی ایک تاریخی حقیقت ہے۔ کہ جب کبھی کسی قوم کی ایسی حالت ہوئی ہے۔ جب کبھی اللہ تعالےٰ پر سے ایمان محکم اٹھ گیا ہے۔ کوئی نہ کوئی ایسا انسان بھی پیدا ہوتا رہا ہے۔ جو محیر العقول طریقوں سے اس وراء الوریٰ ہستی پر ایمان دلوں میں از سر نو زندہ کرتا رہا ہے۔ اور اپنے زمانے اور اپنی قوم کے حالات اور وسعت فہم کے مطابق ثبوت پیش کرتا رہا ہے۔

تاریخ عالم کے مطالعہ سے یہ حقیقت بھی واضح ہوتی ہے۔ کہ زمانہ جدید کا آغاز قرآن کریم کے نزول سے شروع ہوتا ہے۔ موجودہ دنیا نے جو سائنسی ترقی کی ہے۔ اسکی بنیاد بلاواسطہ یا بالواسطہ قرآن کریم کے اصولوں پر ہی رکھی گئی ہے۔ اسلام سے پہلے مادی دنیا کے مظاہر دیوتا تھے۔ اور دنیا ان سے خوفزدہ رہتی تھی۔ لیکن اسلام نے آکر ان تمام دیوتاؤں کی الوہیت ختم کر دی۔ اور ثابت کیا۔ کہ یہ تمام مظاہر قدرت انسان کے آقا نہیں۔ بلکہ اس کے غلام ہیں۔ خداوندوں کی ایک بے پناہ دنیا کو اس طرح ہلاک کر کے اسلام نے واحد خدا کا تصور اس طرح اجاگر کیا۔ کہ پہلے کبھی نہ ہوا تھا۔ الوہیت کو تمام بت پرستانہ خس وخاشاک سے صاف کر دیا۔ اس طرح ایک طرف تو انسان کے لئے مادی ترقیوں کے راستے کھول دیئے۔ تو دوسری طرف صانع کائنات سے انسان کے تعلقات کو علمی صورت دے دی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ایک طرف تو عملی سائنس کی بنیاد مسلمانوں نے رکھی۔ تو دوسری طرف علم الٰہیات میں ایسا کمال کیا۔ کہ مشہور مغربی مصنف مسٹر لیکی کو لکھنا پڑا۔ کہ دنیا میں یہ ایک محیر العقول حقیقت ہے۔ کہ جس قوم نے اسلام اختیار کیا ہے۔ وہ پھر کھلم کھلا بت پرستی اختیار نہیں کر سکی۔ (باقی)

ضلع سیالکوٹ کے لئے دو ضروری اعلانات

(۱) لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ضلع کی لجنہ اماء اللہ کا سال میں ایک اجلاس ہوا کرے۔ اس فیصلہ کی تعمیل میں ضلع کی لجنہ اماء اللہ کا اجلاس برموقع سالانہ کانفرنس ۱۳ر اگست ۱۹۵۰ء بروز اتوار احمدیہ گرلز سکول سیالکوٹ میں بزیر صدارت پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ شہر سیالکوٹ منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ تمام سیکرٹریان و پریذیڈنٹان لجنہ اماء اللہ ضلع سیالکوٹ کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ ضرور اس اجلاس میں شمولیت فرمائیں۔

(۲) اس سال ضلع کی جماعتوں کے امیر کا انتخاب بھی ۱۳ر اگست ۱۹۵۰ء بروز اتوار ہوگا۔ صرف امراء اور پریذیڈنٹوں کو ووٹ دینے کا اختیار ہوگا۔ تمام امراء اور پریذیڈنٹان اس ضروری اجلاس میں شمولیت فرمائیں۔ دوپہر کا کھانا احمدیہ مہمان خانہ میں کھلایا جائے گا۔ (قائم مقام امیر جماعتہائے احمدیہ سیالکوٹ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسئلہ تقدیر پر ایک اصولی نوٹ

کیا فوت ہوجانے والا مریض بہتر علاج سے بچ سکتا تھا؟

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے رتن باغ لاہور

رمضان کے ایام میں جبکہ میں بستر علالت پر پڑا تھا۔ چوہدری عبد الغنی صاحب سکنہ کریام ضلع ہوشیارپور حال نرائن گڑھ ضلع لائل پور کا میرے پاس ایک خط پہونچا۔ جس میں چوہدری ظہور الدین پسر حاجی غلام احمد صاحب مرحوم سکنہ کریام کی جوانمرگ وفات کی خبر تھی۔ اور اسکے ساتھ ہی یہ لکھا تھا کہ ظہور الدین مرحوم کو جو ایک بہت نیک اور مخلص نوجوان تھا گاؤں میں صحیح علاج میسر نہیں آیا بلکہ علاج میں بعض ایسی غلطیاں ہوگئیں جن کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ وہ ظہور الدین مرحوم کی موت کا باعث بن گئیں وغیرہ وغیرہ۔ ان حالات کے لکھنے کے بعد چوہدری عبد الغنی صاحب نے لکھا کہ ظہور الدین مرحوم کی وفات کے متعلق اس کے عزیزوں اور جماعت کے دوسرے لوگوں میں ایک علمی اختلاف پیدا ہوگیا ہے۔ جس کے متعلق آپ کی رائے کی ضرورت ہے۔

اور وہ اختلاف یہ ہے کہ ظہور الدین مرحوم کا چھوٹا بھائی اور بعض دوسرے عزیز یہ کہتے ہیں کہ اگر چوہدری ظہور الدین مرحوم کو صحیح اور بروقت علاج میسر آجاتا تو وہ بچ جاتا۔ لیکن اس کے مقابل پر بعض دوسرے احباب کہتے ہیں کہ خدائی تقدیر نے بہرحال پورا ہونا تھا پس اگر ظہور الدین مرحوم کا مقدر وقت آچکا تھا تو خواہ کچھ ہوتا اس نے بہرحال مرنا تھا اور اس میں صحیح اور غیر صحیح علاج کا کوئی سوال نہیں وغیرہ وغیرہ

یہ وہ سوال ہے جو رمضان کے ایام میں میرے پاس چوہدری عبد الغنی صاحب کی طرف سے پہونچا۔ اور گو میں اس وقت بیمار تھا۔ مگر حاجی غلام احمد صاحب مرحوم سکنہ کریام کی نیکی اور اخلاص اور علاقہ کی جماعت میں ان کی ممتاز پوزیشن کی وجہ سے میں نے ضروری خیال کیا کہ جو سوال ان کے مرحوم بچے کی وفات کے متعلق پیدا ہوا ہے اس کا مختصر سا جواب دے کر ان کے عزیزوں کی تسلی اور راہنمائی کی کوشش کروں چنانچہ میں نے بستر میں لیٹے لیٹے ہی انہیں ایک مختصر جواب بھجوا دیا۔ جسے اب کسی قدر نظر ثانی کے بعد دوسرے دوستوں کے فائدہ کے لئے الفضل میں شائع کرا رہا ہوں وما توفیقی الا باللہ العظیم واللہ اعلم بما ھو الصراط المستقیم

سو جاننا چاہیئے کہ **تقدیر** کا مسئلہ اسلام کے اہم ترین مسائل میں سے ہے بلکہ حق یہ ہے کہ اس پر ایمان لانے کے بغیر نہ تو خدا کی توحید ہی کامل ہوسکتی ہے۔ اور نہ ہی اس کے بغیر کسی مومن کا ایمان مکمل سمجھا جاسکتا ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس مسئلہ کو ایمان کے بنیادی رکنوں میں سے ایک رکن قرار دیا ہے۔ چنانچہ بخاری اور مسلم اور دیگر کتب حدیث میں قدر خیر و قدر شر پر ایمان لانے کو اسلام کی تکمیل کے لئے ایک بنیادی چیز قرار دیا گیا ہے۔ مثلاً صحیح مسلم میں حضرت عمر کی روایت آتی ہے کہ:۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الایمان ان تومن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر وتومن بالقدر خیرہ وشرہ (صحیح مسلم)

"یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ایمان یہ ہے کہ تو خدا پر ایمان لائے اور ملائکہ اور خدا کی بھیجی ہوئی کتابوں اور خدا کے رسولوں اور جزا سزا کے دن پر ایمان لائے اور نیز اس بات پر ایمان لائے کہ خدا نے دنیا میں تقدیر خیر و شر جاری کر رکھی ہے"

اور عقلاً بھی یہی بات درست ثابت ہوتی ہے کیونکہ گو تقدیر کے مسئلہ کے بغیر خدا کو شاید خالق و باری و مصور تو تسلیم کیا جاسکے۔ مگر اسے کسی طرح قادر یا متصرف یا حاکم یا **مالک یوم الدین** نہیں سمجھا جاسکتا۔ یہ تقدیر کا قانون ہی ہے جس کی وجہ سے خدا دنیا کا حاکم یا متصرف اور اس سارے کارخانہ کو چلانے والا اور انسانوں کے اعمال اور دیگر اشیاء کے نیک و بد نتائج پیدا کرنے والا قرار دیا جاسکتا ہے۔ اور قدر خیر کے ساتھ قدر شر کا اضافہ اس لئے کیا گیا ہے کہ تا ہندوؤں یا بعض دیگر ادیان کی طرح یہ دھوکا نہ لگے کہ گویا شر کی تقدیر پیدا کرنے والا خدا خیر کی تقدیر پیدا کرنے والے خدا سے کوئی جداگانہ ہستی رکھتا ہے۔ اور تا ہر امر میں خواہ وہ خیر کا ہو یا شر کا اور خواہ وہ کسی اچھے کام کا اچھا نتیجہ ہو یا بُرے کام کا بُرا نتیجہ ہو انسان بہرحال دنیا کے واحد لاشریک خدا کی طرف جھکنے اور رجوع کرنے کا سبق سیکھے۔ اگر اسے کوئی نعمت حاصل ہو تو وہ اس بات سے خائف رہے کہ میرا خدا میری ناشکری اور بدعملی پر اس نعمت کو چھین بھی سکتا ہے۔ اور اگر اسے کوئی تکلیف اور دکھ پہونچے تو وہ مایوسی کی طرف جھکنے کی بجائے اس امید سے معمور رہے کہ اصلاح کرنے اور نیکی کا راستہ اختیار کرنے پر میرا خدا اس تکلیف کو دور کرکے میرے لئے پھر راحت اور برکت کا دَور لاسکتا ہے۔ اور دراصل یہی اس توحید کامل کا مرکزی نقطہ ہے۔ جس پر اسلام ہمیں قائم کرنا چاہتا ہے۔

مگر افسوس ہے کہ جتنا یہ مسئلہ اہم ہے اتنی ہی اس میں غلط فہمی بھی زیادہ پیدا ہوئی ہے۔ اور یہ غلط فہمی آج کی نہیں بلکہ صدیوں سے چلی آتی ہے اور مسلمان علماء میں **جبر و قدر** کے مسئلہ کا اختلاف ایک ایسا آماجگاہ رہا ہے کہ خدا کی پناہ۔ ایک فریق اس خیال کی طرف جھک گیا ہے کہ خدا نے ازل سے ہر انسان کے نیک و بد اعمال لکھ رکھے ہیں۔ اور وہ اپنی تقدیر کے اس نوشتہ کے مطابق چلنے پر مجبور ہے۔ اور اس کی کوئی کوشش اسے اس رستہ سے ہٹا نہیں سکتی۔ ہاں بے شک خدا ہر شخص کے میلان اور استعداد اور جدوجہد کو دیکھ کر حق و انصاف کے ساتھ دنیا کی آخری عدالت کرے گا۔ یہ وہ طبقہ ہے جو جبریہ کہلاتا ہے۔ اس کے مقابل پر دوسرا طبقہ قدریہ کے نام سے موسوم ہے۔ اس طبقہ کا یہ خیال ہے کہ انسان اپنے اعمال میں پوری طرح صاحب اختیار ہے کہ اگر چاہے تو نیکی اور صلاحیت اور کامیابی اور ترقی کا راستہ اختیار کرلے۔ اور اگر چاہے تو بدی اور بداخلاقی اور نامرادی اور تنزل کے راستہ پر پڑ جائے۔ اور اس کے انہی خود اختیاری افعال کے مطابق خدا تعالےٰ اس کے اعمال کے نتائج پیدا کریگا آجکل کی آزاد خیال دنیا کا بیشتر حصہ جبریہ نظریہ کو کلیتہً رد کرکے بلکہ اسے مضحکہ خیز قرار دے کر کامل طور پر قدریہ نظریہ کی طرف جھکا ہوا ہے۔ اور گو وہ خدا یا جزا سزا کا قائل نہ ہو۔ مگر بہرحال انسان کو اس کے اعمال اور اس کے طریق کار کے انتخاب میں کلی طور پر آزاد اور صاحب اختیار خیال کرتا ہے۔ اور دوسرا طبقہ دوسری انتہاء پر جاکر انسانی اعمال میں کسی مجبوری کا بھی قائل نہیں۔ مگر حق یہ ہے اور نیچر اور فطرت انسانی کے گہرے مطالعہ سے یہی بات ثابت ہوتی ہے کہ نہ تو انسان اپنے اعمال میں کلی طور پر آزاد ہے اور نہ کلی طور پر مجبور ہے۔ بلکہ بعض اعمال میں وہ بڑی حد تک آزاد ہے اور بعض میں وہ بڑی حد تک مجبور ہے۔

انسانی اعمال کے آزاد ہونے سے متعلق مجھے اس جگہ کسی مثال کے پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ یہ ایک واضح اور بدیہی بات ہے جو ہمارے روزمرہ کے مشاہدہ سے تعلق رکھتی ہے۔ لیکن مجبوری کے ثبوت کا سوال بھی کوئی زیادہ غور نہیں چاہتا۔ اس کی ایک موٹی مثال یوں سمجھی جاسکتی ہے کہ ایک شخص پیدائشی طور پر **جمالی** صفات لیکر اس دنیا میں آیا ہے اور نرمی اور عفو کا طریق اس کی **فطرت** کا حصہ ہے۔ اور وہ ہر غلطی پر سزا دینے کی بجائے محبت کے رنگ میں سمجھانے اور پند و نصیحت پر زور دینے اور بیشتر صورتوں میں عفو کے ذریعہ اصلاح کرنے کا رستہ اختیار کرتا ہے۔ لیکن ایک دوسرا شخص ہے جو فطرتاً **جلالی صفات** کا حامل ہے۔ اور تادیب اور اجراء قانون اور غلطیوں کے ارتکاب کو سزا کے ذریعہ روکنے اور اختیارات کے زور سے ہر بدی کی اصلاح کرنے کی طرف زیادہ میلان رکھتا ہے۔ اب ظاہر ہے کہ ان دونوں قسم کے لوگوں کے سینکڑوں بلکہ ہزاروں اعمال میں حتی کہ روزمرہ کی چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی ان کے اس جداگانہ فطری میلان کا طبعی طریق پر اظہار ہوگا۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اس متضاد فطری میلان کی وجہ سے جمالی صفات والا انسان کبھی کبھی ناواجب نرمی اور غیر مناسب عفو کی غلطی کا مرتکب ہو جایا کریگا اور اس کے مقابل پر جلالی صفات والا انسان کبھی کبھی اپنے فطری میلان کی وجہ سے ناواجب سخت گیری اور غیر مناسب سزا کی طرف بھی جھک جایا کریگا اور یہ دونوں قسم کے اعمال یقیناً بڑی حد تک جبریہ نظریہ کے ماتحت آتے ہیں۔ کیونکہ جلال والا انسان فطرتاً اپنے جلال میں محصور ہے۔ اور جمال والا انسان اپنے جمال میں مجبور ہے۔ اور ان حالات میں صرف ہمارا علیم و حکیم خدا ہی ہے۔ جو سارے حالات کو دیکھتے ہوئے اور ہر ضروری موجب رعایت کو ملحوظ رکھتے ہوئے حق و انصاف کے ترازو کو قائم رکھے گا۔

اس فطری اختلاف سے اولوالعزم نبی تک مستثنیٰ نہیں۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت موسےٰ نے یہ قانون جاری فرمایا کہ آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور دانت کے بدلے دانت اور ہر زخم کے بدلے میں لازماً بالمقابل زخم پہونچایا جائے۔ اور یہ بھی حضرت موسےٰ ہی تھے جنہوں نے غصہ میں آکر اپنے بڑے بھائی حضرت ہارون کے سر اور داڑھی کے بال پکڑ کر اس طرح جھنجھوڑا کہ حضرت ہارون کو شماتت اعدا کا ڈر پیدا ہوگیا۔ بیشک غصہ کا موقعہ بجا تھا مگر اس میں بھی کیا شک ہے کہ اس غصہ کے اظہار میں جلالی رنگ بہت زیادہ غالب تھا۔ لیکن اس کے مقابل پر اسی سلسلہ کے نبی حضرت عیسےٰ تشریف لاتے ہیں تو کس فروتنی سے فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص تمہارے ایک گال پر طمانچہ مارے تو تم اپنا دوسرا گال بھی اس کی طرف پھیر دو کہ لو بھئی اس گال پر بھی اپنا غصہ نکال لو اور اگر کوئی شخص تمہارا جبہ چھینے تو اسے اپنی قمیص بھی اتار کر دیدو۔ کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ ہر زمانہ کی جداجدا ضرورتیں تھیں۔ بیشک بے شک یہ درست ہے مگر آخر خدا نے بھی تو ان ضرورتوں کے مطابق ہی طبیعتیں اپنے رسولوں کو بخشی تھیں تو بہرحال بات وہی آگئی۔

کہ بعض صورتوں میں انسانی فطرتوں کا رجحان اس کے عادات و اخلاق میں ایک حد تک مجبوری کا رنگ پیدا کر دیتا ہے۔ اور اس مجبوری کو دیکھنا اور اس کے مطابق بندوں سے معاملہ کرنا صرف خدا کا کام ہے۔ اسی طرح ماحول کا بھی بھاری اثر ہوتا ہے۔ جو بعض صورتوں میں قریباً قریباً مجبوری کی حد تک پہنچ جاتا ہے۔ مثلاً ایک شخص نیک ماں باپ کے گھر پیدا ہوتا ہے۔ اور اسے نیک ماحول اور نیک ہمسائے اور نیک سوسائٹی میسر آتی ہے جس کے نتیجہ میں اُس کی بہت سی عادتیں نیکی کے سانچہ میں ڈھل جاتی ہے۔ لیکن اس کے مقابل پر ایک دوسرا شخص بے دین اور بد اخلاق ماں باپ کے گھر جنم لیتا ہے۔ اور اسے ماحول بھی اچھا میسر نہیں آتا۔ اور اس کے نتیجہ میں وہ ایک مشین کی طرح بدی اور بد اخلاقی کے چکر میں پڑ جاتا ہے۔ تو کیا مقدم الذکر شخص کی نیکی اور موخر الذکر شخص کی بدی کامل آزادی کے اعمال سمجھے جا سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں اسی طرح کئی اور قسم کی مجبوریاں یا نیم مجبوریاں ہیں جنکی عدالت صرف خدا ہی کر سکتا ہے اسکے مقابل پر بعض باتوں میں انسان آزاد بھی ہے۔ اور اس آزادی کی حقیقت کو بھی صرف خدا ہی جانتا ہے۔ اسی لئے قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ الوزن یومئذ الحق۔ یعنی نیکی بدی کی عدالت کیلئے حقیقی ترازو صرف خدا کا ترازو ہے جو قیامت کے دن قائم کیا جائیگا مگر میں اپنا مضمون چھوڑ گیا۔ کیونکہ میرا موجودہ مضمون لوگوں کے اخلاق و عادات کی آزادی یا مجبوری کے متعلق نہیں بلکہ تقدیر کے اس حصہ کے متعلق ہے جو مختلف قسم کے حالات پیش آنے پر تدابیر انسانی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے یعنی میرا اصل مضمون یہ ہے۔ کہ کیا تقدیر کے قانون کا منشاء یہ ہے۔ کہ جو کچھ ہونے والا ہے۔ وہ بہرحال ہو کر رہتا ہے خواہ انسان کچھ کرے یا کہ تقدیر سے یہ مراد ہے کہ انسان خدا کے قانون خیر و شر کے ماتحت اپنے لئے اچھے یا بُرے نتائج پیدا کرنے میں صاحب اختیار ہے کیونکہ ظاہر ہے۔ کہ ظہور الدین مرحوم کی وفات یا اس کے صحیح اور غیر صحیح علاج کے نتیجہ کا سوال جو اس مضمون کا اصل محرک ہے۔ اسی بحث سے تعلق رکھتا ہے۔ سو جاننا چاہیئے کہ جیسا کہ اوپر اشارہ کیا گیا ہے۔ **تقدیر** کوئی عجیب چیز نہیں ہے بلکہ وہ اس روزمرہ قانون کا نام ہے جو خدا تعالےٰ نے دنیا میں خواص الاشیاء یعنی قدر خیر و شر کی صورت میں جاری کر رکھا ہے۔ یعنی جن اعمال اور جن چیزوں کا خدا تعالےٰ نے اچھا نتیجہ مقرر کر رکھا ہے۔ وہ **تقدیر خیر** کے نیچے آتی ہیں۔ اور جن اعمال اور جن چیزوں کا خدا نے خراب نتیجہ مقرر کر رکھا ہے۔ وہ **تقدیر شر** کا حصہ ہیں۔ مثلاً یہ خدا کی تقدیر خیر ہے کہ دودھ پینے سے جسم میں طاقت پیدا ہوتی ہے یا کونین کھانے سے ملیریا کے کیڑے مرتے ہیں۔ اور اس کے مقابل پر یہ خدا کی تقدیر شر ہے کہ مثلاً سنکھیا کھانے سے جسم میں کوئی طاقت نہیں آئے گی۔ بلکہ اُلٹا نقصان ہوگا یا سنکھیا کھانے سے انسانی زندگی کا خاتمہ ہو جائیگا اسی طرح نہ صرف **خواص الاشیاء** کے متعلق بلکہ چیزوں کی مقدار کے استعمال کے متعلق بھی خدا نے ایک حکیمانہ قانون مقرر کر رکھا ہے۔ مثلاً یہ خدا کی ایک تقدیر خیر ہے کہ سنکھیا (جو در حقیقت ایک زہر ہے) اسے قلیل مقدار میں استعمال کرنا کئی بیماریوں کا علاج ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کے مقابل پر دودھ (جو در اصل ایک مقوی غذا ہے) اسے حد سے بڑھی ہوئی مقدار میں استعمال کرنا صحت کی تباہی بلکہ بعض صورتوں میں ہلاکت کا موجب ہو سکتا ہے۔ اور اسی دنیا کی نیز اس لاکھوں۔ کروڑوں بلکہ اربوں چیزوں کا قیاس کیا جا سکتا ہے۔ جو خدائی قضاء و قدر کے ماتحت زندگی کو بنانے اور مٹانے میں لگی ہوئی ہیں اور یہی اصول مذہبی اور روحانی میدان میں چلتا ہے۔ کہ ایک بات قدر خیر کے ماتحت اخلاق کو ترقی دیتی اور روحانیت میں جلا پیدا کر دیتی ہے۔ لیکن دوسری بات قدر شر کے ماتحت اخلاق کو تباہ کرتی اور روحانیت کو مٹا کر رکھ دیتی ہے۔ اور لاریب یہی وہ قانون قدر خیر و شر ہے جسے اسلام ہمارے ایمان کا حصہ بنانا چاہتا ہے۔ تاکہ دنیا کو معلوم ہو کہ ہمارا خدا ایسا نہیں کہ دنیا کو پیدا کرنے کے بعد معطل ہو کر بیٹھ گیا ہو۔ بلکہ وہ ایک حاکم۔ متصرف خدا ہے۔ جس کا تصرف دنیا کے ذرہ ذرہ پر قائم ہے۔ اور کوئی چیز اس کی حکومت سے باہر نہیں یہ اُسی حکیم و قدیر خدا کا قانون ہے۔ جو ایک انسان کو بیمار کرتا اور دوسرے کو شفا دیتا ہے۔ اور ایک کو زندگی بخشتا اور دوسرے کو موت کے گڑھے میں دھکیل دیتا ہے اور گو اعمال انسان کے ہیں۔ مگر ان اعمال کا نتیجہ بہرحال خدا کا ہے۔ جو ایک زبردست مشینری کے طور پر ہر وقت چکر میں ہے۔

لیکن چونکہ خدا کا قانون اُس کی مشیت پر مبنی ہے۔ اور اس کی مشیت نہایت درجہ لطیف اور گہرے مادی اور روحانی فلسفہ پر قائم ہے۔ اس لئے خدا کی ازلی حکمت نے قانون قدر خیر و شر کو دو حصوں میں تقسیم کر رکھا ہے ایک عام قانون ہے جسے **تقدیر عام یا تقدیر معلق** کا نام دیا جاتا ہے۔ اور دوسرے خاص قانون ہے جسے **تقدیر خاص یا تقدیر مبرم** سے موسوم کیا جاتا ہے۔ تقدیر عام یا تقدیر معلق اس قانون کا نام ہے۔ جو قانون قدرت یا قانون نیچر یا قانون قضاء و قدر کی صورت میں دنیا پر حاوی ہے۔ اور دنیا کی کوئی چیز اس کے تصرف سے باہر نہیں مثلاً یہ تقدیر معلق ہے کہ اگر کونین کھاؤ گے تو ملیریا کے کیڑے مریں گے۔ اور اگر سنکھیا کھاؤ گے۔ تو تمہاری اپنی زندگی کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور اس تقدیر کو تقدیر معلق (یعنی لٹکی ہوئی تقدیر) اس لئے کہتے ہیں کہ یہ تقدیر ایک اٹل اور غیر متبدل نتیجہ کی صورت میں جاری نہیں ہوتی۔ بلکہ خاص قسم کے حالات اور خاص قسم کی شرائط کے ساتھ مشروط ہوتی ہے۔ یعنی اگر اس قسم کے حالات ہوں گے۔ تو یہ نتیجہ پیدا ہوگا اور اگر دوسری قسم کے حالات ہوں گے۔ تو دوسرا نتیجہ پیدا ہوگا۔ اور دنیا کا عام نظام اسی تقدیر کے ماتحت چل رہا ہے۔ اور یہ تقدیر دنیا کے لئے ایک بھاری رحمت ہے۔ کیونکہ دنیا میں سارے علوم کی ترقی اور سائنس کی عجیب و غریب ایجادات اور علم طب کے باریک در باریک قوانین سب اسی تقدیر عام پر مبنی ہیں۔ بلکہ اگر یہ تقدیر نہ ہو۔ تو یہ سارا کارخانہ عالم ایک آن واحد میں ٹوٹ پھوٹ کر ختم ہو جائے۔ اور دنیا میں کوئی نظام باقی نہ رہے۔ مثلاً اگر آگ کبھی جلائے اور کبھی ٹھنڈک کر دے۔ اور پانی کبھی بجھائے اور کبھی آگ لگا دے اور کونین کبھی ملیریا کے کیڑوں کو مار دے اور کبھی انہیں بڑھانا شروع کر دے۔ اور ان چیزوں کی کوئی خاصیت ان کے اندر ایک قانون کی صورت میں قائم نہ ہو تو ظاہر ہے کہ یہ سارا نظام درہم برہم ہو کر دنیا میں ہر چیز کا خاتمہ کر دے۔ پس خواص الاشیاء کا غیر متبدل وجود اور تقدیر عام کا پیش آمدہ حالات کے ساتھ معلق ہونا اور حالات کے بدلنے سے بدل جانا دنیا کے نظام اور دنیا کی ترقی کا حقیقی راز ہے۔ اس صورت میں اس بات میں کیا شبہ ہو سکتا ہے کہ اگر ایک خطرناک بیمار کو کسی وجہ سے صحیح علاج میسر نہیں آیا۔ یا معالج کی غلطی یا ناواقفی سے غلط علاج ہو گیا۔ تو ایسا بیمار خدا کی تقدیر عام کے ماتحت ضرور مر جائیگا۔ کیونکہ جو حالات اسے پیش آئے۔ ان کا طبعی نتیجہ موت تھی اور اس صورت میں اس کے مرنے میں ہی دنیا کی ترقی کا راز مضمر ہے لیکن اگر ایسے بیمار کو صحیح علاج میسر آ جائے۔ تو اس بات میں بھی ہرگز کوئی شبہ نہیں کیا جا سکتا کہ وہ خدا کی تقدیر عام اور تقدیر معلق کے دوسرے پہلو کے ماتحت صحت یاب ہو کر بچ جائے گا۔ کیونکہ اس کے موجودہ حالات صحت اور شفایابی کا نتیجہ پیدا کرنے والے ہیں۔ اور چونکہ چوہدری ظہور الدین مرحوم کے حالات کو خدا کی تقدیر عام سے سمجھنے کا کوئی ثبوت یا قرینہ موجود نہیں۔ اس لئے اس کے متعلق لازماً یہی سمجھا جائے گا۔ کہ اگر اسے صحیح علاج میسر آ جاتا۔ تو وہ خدا کے فضل سے ضرور بچ جاتا اس قسم کی تقدیر کی ایک نہایت دلچسپ مثال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں ملتی ہے۔ جب حضرت عمرؓ نے شام کی سرحد پر سلطنت روما کے مقابلے کے لئے اسلامی فوجیں بھجوائیں۔ تو ان کی کمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور صحابی اور اپنے دیرینہ دوست اور رفیق کار حضرت ابو عبیدہ رضؓ کے سپرد فرمائی اتفاق سے اس محاذ پر طاعون کا وبائی مرض پھوٹا اور اس شدت سے پھوٹا۔ کہ بہت سے مسلمان اس مرض کا شکار ہو گئے۔ جب حضرت عمر رضؓ کو اس کی اطلاع ہوئی۔ تو آپ نے حضرت ابو عبیدہؓ کے دفع دینی مقام کے پیش نظر انہیں لکھ بھیجا کہ آپ مدینہ واپس آ جائیں مگر مصلحتہً اس ہدایت کی غرض ظاہر نہیں کی حضرت ابو عبیدہ سمجھ گئے۔ کہ کیوں بلایا جا رہا ہے۔ انہوں نے جواب میں لکھا کہ ”کیا آپ مجھ سے یہ اُمید رکھتے ہیں کہ میں اس خطرہ کے وقت میں مسلمانوں کو چھوڑ کر خود مدینہ پہنچ جاؤں۔ میں ایسا نہیں کر سکتا۔“ حضرت عمر نے یہ خط پڑھا تو رو پڑے۔ اور حکم دیا کہ اچھا اتنا تو ضرور کرو۔ کہ اسلامی فوج اکٹھی اور گنجان صورت میں ڈیرا ڈالی پڑی ہے۔ اور طاعون کا زور ہے۔ فوراً مسلمانوں کو صحت افزا کھلے میدانوں میں پھیلا کر اس خطرناک مرض سے محفوظ کر دو۔ حضرت ابو عبیدہ رضؓ اس حکم کی تعمیل کے لئے تیار ہو گئے۔ مگر بعض مسلمانوں نے حضرت عمرؓ کی اس ہدایت پر اعتراض کیا کہ

”کیا آپ ہمیں خدا کی تقدیر سے بھگاتے ہیں؟ جو مقدر ہے وہ تو بہرحال ہو کر رہے گا۔“

حضرت عمر نے فوراً جواب دیا کہ:۔

”افسوس تم نے حقیقت کو نہیں سمجھا اور مسلمانوں کی جانوں کو ہلکا جانا۔ میں خدا کی تقدیر سے بھاگ کر کسی اور کی تقدیر میں تو داخل نہیں کر رہا میں تو یہ کہتا ہوں کہ خدا کی ایک قضاء یعنی تقدیر شر سے بھاگ کر اس کی دوسری قضاء یعنی تقدیر خیر میں پناہ لے لو۔“ (یہ لفظ میرے ہیں مگر مفہوم حضرت عمرؓ کا ہے)

اللہ۔ اللہ حضرت عمر کا یہ ارشاد کس عظیم الشان دانائی پر مبنی تھا۔ کہ گویا دریا کو کوزے میں بند کر کے رکھ دیا ہے مگر افسوس کہ حضرت ابو عبیدہ (جن کے اوصاف حمیدہ کی وجہ سے میرے دل میں ان کی بہت محبت ہے) کے جسم میں وبا کا اثر ہو چکا تھا۔ اور وہ باوجود نقل مکانی کے اس وبائی مرض میں مبتلا ہو کر شہادت پا گئے خیر وہ تو فوت ہو گئے اور آگے پیچھے سب نے مرنا ہے۔ مگر اس واقعہ کی وجہ سے حضرت عمر کا یہ زرین قول ہمارے ہاتھ آ گیا جو مسئلہ تقدیر کی گویا جان ہے۔ اور حق یہ ہے کہ یہ جان ہے تو جہان ہے۔

تقدیر کی دوسری قسم خدا کے استثنائی قانون سے تعلق رکھتی ہے جسے **تقدیر خاص** یا تقدیر مبرم کہتے ہیں۔ یہ تقدیر اٹل تقدیر ہوتی ہے جو یا تو حالات اور اسباب کے اثر سے بالکل ہی آزاد ہوتی ہے۔ اور یا خدا تعالےٰ کے فرشتے اس میں اسباب اور حالات کو ایسے رنگ میں چلاتے ہیں کہ مطلوب اور مقدر نتیجہ بہرحال ظاہر ہو کر رہتا ہے اس تقدیر کی مثال زیادہ تر نبیوں اور رسولوں کے زمانہ میں ملتی ہے۔ اور تقدیر عام کی طرح یہ تقدیر بھی خیر و شر دونوں صورتوں میں ظاہر ہوتی ہے مثلاً جب کفار مکہ نے کفر پر اصرار کیا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت کی بجائے عذاب کا نشان مانگا

تو آپ نے خدا سے خبر پاکر پیشگوئی فرمائی کہ مکہ کے فلاں فلاں ائمۃ الکفر مسلمانوں کے مقابلہ پر قتل ہو کر تباہ ہونگے۔ اور آپ نے خدا کی قسم کھاکر فرمایا کہ "میں گویا ان لوگوں کے گرنے کی جگہ کو دیکھ رہا ہوں" یہ خدا کی تقدیر مبرم تھی جو آپ کو دکھائی گئی اور پھر عین اس کے مطابق مکہ کے یہ بدباطن رئیس بدر کے میدان میں اپنے سے کئی گنا کم طاقتور فوج کے مقابلہ میں کٹ کر خاک میں مل گئے۔ اور ان کی کوئی تدبیر اس خدائی تقدیر کو بدل نہ سکی۔ اسی طرح ہمارے زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پنڈت لیکھرام کے کفر اور طغیانی کو دیکھکر پیشگوئی فرمائی کہ چھ سال کے اندر اندر وہ ایک گوسالہ کی طرح چیختا چلاتا ہوا خدائی خنجر سے ذبح کر دیا جائیگا۔ اور پھر عین اسکے مطابق وہ آریہ صاحبان کی لاتعداد مادی تدبیروں کے باوجود ایک غیر معلوم ہاتھ سے اپنے کیفر کردار کو پہنچا اور آج تک قاتل کا سراغ نہیں مل سکا۔ اور جب اس کے قتل پر آریوں نے شور عداوت سے خود مچایا اور اعتراض کیا کہ اسے نعوذ باللہ مرزا صاحب نے خود قتل کروا دیا ہے۔ تو حضرت مسیح موعودؑ نے خدا سے علم پاکر فرمایا کہ اگر تم واقعی ایسا خیال کرتے ہو تو میدان میں آکر قسم کھاؤ۔ پھر اگر ایسی قسم کھانے والے لوگ (خواہ وہ تعداد میں ہزاروں ہوں) ایک سال کے اندر اندر ہلاک ہونے سے بچ جائیں اور ان کی ہلاکت خالصۃً خدائی ہاتھ سے نہ ہو جس میں کسی انسانی سازش کا دخل متصور نہ ہو سکے تو جانو کہ میں جھوٹا ہوں اور میرا یہ نطق خدا سے نہیں۔ اور آپ نے نہایت تحدّی کے ساتھ لکھا کہ یہ تقدیر مبرم ہے جو کبھی نہیں ٹلے گی اور خواہ میرے مخالف اس تقدیر کے نتیجہ سے بچنے کے لئے دنیا بھر کے اسباب جمع کرلیں وہ اس اٹل خدائی تقدیر سے ہرگز محفوظ نہیں رہیں گے۔ یہ گویا مخالفین اسلام کے لئے تقدیر شر تھی مگر اس کے مقابل پر بسا اوقات تقدیر مبرم تقدیر خیر کی صورت میں بھی ظاہر ہوتی ہے۔ چنانچہ خدا کے نبیوں کا یہ ازلی نعرہ رہا ہے کہ:-

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ

"یعنی خدا نے ہمیشہ سے یہ لکھ رکھا ہے کہ میں اور میرے رسول بہر حال غالب ہو کر رہیں گے"

یہ ایک تقدیر مبرم ہے جسے دنیا کی کوئی تدبیر ٹال نہیں سکتی۔ ایک لاکھ اور بیس ہزار (۱۲۰۰۰۰) نبیوں کے زمانہ میں دنیا نے اس تقدیر کا مشاہدہ کیا اور اسے کبھی غلط نہیں پایا۔ یہ تیر وہ ہے جو جب سے کہ دنیا بنی ہے آج تک خطا نہیں گیا اور نہ کبھی خطا جائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیا خوب فرماتے ہیں کہ:-

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

یہ صرف تقدیر مبرم کی شان ہے جس کے متعلق اس تحدّی کے ساتھ اعلان کیا جا سکتا ہے اور جو صرف خاص خاص حالات میں ظاہر ہوتی ہے اور خدا نے اس تقدیر کا وجود اس لئے قائم کیا ہے کہ تا اپنی ہستی کے نشان ظاہر کرے اور جو لوگ تقدیر عام کی عینک سے خدا کو نہیں دیکھ سکتے وہ تقدیر خاص کی طاقتور دوربین کے ذریعہ ہی اس نور کا مشاہدہ کرلیں۔ مگر یہ ایک خاص چیز ہے جو صرف خاص حالات میں ظاہر ہوتی ہے۔ اور میں اس بات کے ہرگز آثار نہیں دیکھتا اور نہ ہی اس بات کا کوئی قرینہ موجود ہے کہ عزیز ظہور الدین مرحوم کی وفات تقدیر مبرم کے ماتحت واقع ہوئی ہے۔ میں اپنے علم کے ماتحت یہی یقین رکھتا ہوں کہ یہ ایک تقدیر عام کا حادثہ تھا جو حالات پیش آمدہ کے ساتھ معلّق تھا۔ اور اگر ظہور الدین مرحوم کو صحیح اور بروقت علاج میسر آجاتا تو یقیناً اس کی تقدیر بدل جاتی اور اس کی جان بچ سکتی تھی واللّٰہ اعلم بالصواب ولا علم لنا الّا ما علّمنا اللّٰہ الوہاب

اس مسئلہ کا ایک پہلو خدا کے علم ازلی سے تعلق رکھتا ہے اور اس میں بھی کئی لوگوں کو دھوکا لگ جاتا ہے کیونکہ وہ اپنی سادگی میں خیال کرتے ہیں کہ جب خدا کو جو عالم الغیب ہے ہر چیز کے انجام کا علم ہے اور خدا کا علم بہر حال یقینی اور قطعی ہے جو کسی صورت میں غلط نہیں ہو سکتا تو پھر اس سے لازم آتا ہے کہ ہر چیز کا انجام بہر حال اسی صورت میں مقدر ہے جس صورت میں کہ وہ عملاً ظاہر ہوتا ہے اور وہ کسی طرح بدل نہیں سکتا ورنہ نعوذ باللہ خدا کا علم غلط ثابت ہوگا جو ناممکن ہے وغیرہ وغیرہ لیکن یہ خیال محض سطحی تخیّل کا نتیجہ ہے اور ہرگز درست نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ خدا کا علم انجام پیدا نہیں کرتا بلکہ انجام کی وجہ سے علم پیدا ہوتا ہے۔ اور ان دونوں باتوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ علم اور چیز ہے اور تقدیر بالکل جدا چیز ہے۔ اس کی موٹی مثال یوں سمجھی جا سکتی ہے کہ اگر کسی نیک اور خدا رسیدہ انسان کو خواب آئے کہ زمین ۱۰ تک جاپان میں سخت زلزلہ آئے گا اور پھر اس کی یہ خواب عملاً پوری ہو جائے تو کیا کوئی عقلمند شخص کہہ سکتا ہے کہ اس کی خواب کی وجہ سے یہ زلزلہ آیا ہے۔ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ خواب اس وجہ سے آئی کہ زلزلہ نے آنا تھا اسی طرح بے شک خدا کو عالم الغیب ہونے کی وجہ سے یہ علم ہے کہ کس چیز کا کیا انجام ہونے والا ہے مگر اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ اس کے علم کی وجہ سے یہ انجام ہوا۔ بلکہ اس کا مطلب صرف اس قدر ہے کہ چونکہ فلاں چیز کا یہ انجام ہونے والا تھا اس لئے خدا کو اس کا علم تھا۔ پس بہر حال علم انجام کے تابع ہوا نہ کہ انجام علم کے تابع۔ کیونکہ

اگر انجام دوسرے رنگ میں ہونا ہوتا تو یقیناً خدا کا علم بھی اسی کے مطابق ہوتا۔ مثلاً فرض کرو کہ ظہور الدین مرحوم جس کی وفات اس مضمون کی محرک ہے غلط علاج کی وجہ سے نوجوانی کی عمر میں فوت ہو گیا۔ اب یہ تو ظاہر ہے کہ خدا کو پہلے سے اس بات کا علم تھا کہ ظہور الدین فلاں حالات کے نتیجہ میں فلاں وقت فوت ہوگا۔ مگر اس سے یہ کیسے ثابت ہوا کہ ظہور الدین اس لئے فوت ہوا کہ خدا کے علم میں یہی وقت اس کی موت کا مقرر تھا اور اگر وہ اس وقت فوت نہ ہوتا تو خدا کا علم غلط ہو جاتا۔ یہ ایک محض طفلانہ استدلال ہے جس سے کوئی دانا شخص تسلی نہیں پا سکتا۔

اسی ضمن میں میں یہ بات بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ حدیث میں جو یہ الفاظ آتے ہیں کہ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ (یعنی جو کچھ دنیا میں ہونے والا ہے اس کے متعلق خدائی قلم کی نوشت معیّن ہو کر خشک ہو چکی ہے) وہ بھی جیسا کہ بِمَا هُوَ كَائِنٌ (یعنی جو کچھ کہ آخری صورت میں ہونے والا ہے) کے الفاظ میں اشارہ ہے خدا کے علم ازلی کی بناء پر کہے گئے ہیں نہ کہ دنیا کی تقدیر عام کی بناء پر۔ ہاں بے شک تقدیر خاص یعنی تقدیر مبرم کو ضرور اس نظریہ سے تعلق سمجھا جا سکتا ہے اور اس صورت میں اس حدیث سے مراد یہ لی جائے گی کہ (۱) جو کچھ دنیا میں ہونے والا ہے وہ قدیم سے خدا کے علم میں ہے یا (۲) یہ کہ خدا کی مبرم تقدیریں ازل سے فیصلہ شدہ ہیں جن میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ اور دوسرے الفاظ میں یہی اس قرآنی آیت کا بھی مفہوم ہے کہ لَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا یعنی تم خدا کی سنت میں کوئی تبدیلی نہیں دیکھو گے۔ گویا تقدیر عام کی صورت میں تو یہ حدیث ہر چیز کے آخری انجام کے ساتھ تعلق رکھتی ہے جو بہر حال خدا کے علم میں ہے اور تقدیر خاص کی صورت میں وہ براہ راست تقدیر کے ساتھ تعلق رکھتی ہے جو ہر صورت میں اٹل ہوتی ہے۔ واللّٰہ اعلم۔

بالآخر میں ایک لفظ اس شبہ کے متعلق بھی کہنا چاہتا ہوں جو بعض لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوا کرتا ہے کہ کیا وجہ ہے کہ فلاں نیک اور خوش سیرت انسان نہایت درجہ قابل رحم حالات میں جوان مرگ فوت ہو گیا مگر اس کے مقابل پر ایک بے دین اور بد اخلاق انسان لمبی عمر پاکر زندگی کے مزے لوٹ رہا ہے۔ سو اس کے جواب میں یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا نے دنیا میں دو علیحدہ علیحدہ قانون جاری کئے ہیں۔ ایک قضاء و قدر کا قانون ہے۔ جو مادیات کے میدان میں تقدیر عام سے تعلق رکھتا ہے جس کی جزا سزا اسی دنیا میں ساتھ ساتھ جاری رہتی ہے اور اسی دنیا میں اس کے نتائج ختم ہو جاتے ہیں اور دوسرا قانون شریعت کا قانون ہے۔

جو اخلاقیات اور روحانیات سے متعلق ہے۔ جس کے حقیقی نتائج کے ظہور کے لئے اگلی زندگی اور اگلا جہان مقرر ہے اور خدا کی حکمت ازلی نے ان دونو قانون کے میدانِ عمل کو ایک دوسرے سے بالکل جدا اور آزاد رکھا ہے۔ اگر کوئی شخص قضاء و قدر کے قانون کے ماتحت کوئی غلطی کرے تو اسے قانون قضاء و قدر کے مطابق سزا ملتی ہے اور اگر کوئی شخص قانون شریعت کے ماتحت کوئی غلطی کرے تو اسے قانونِ شریعت کے مطابق سزا ملتی ہے اور ایسا نہیں ہوتا کہ غلطی تو قضاء و قدر کے قانون کے ماتحت ہو اور سزا قانونِ شریعت کے مطابق دی جائے۔ یا غلطی تو قانونِ شریعت کی ہو اور سزا قانون قضاء و قدر کے مطابق ملے۔ گویا خدا کی مرکزی حکومت کے ماتحت یہ دو جدا جدا صوبائی حکومتیں قائم ہیں جن کو خدا کی حکمت ازلی نے پروونشل اٹیانومی دے کر ایک دوسرے سے آزاد رکھا ہوا ہے۔ اس لئے اگر ایک نیک آدمی بھی قضاء و قدر کا کوئی قانون توڑے گا مثلاً کوئی ثقیل چیز کھائے گا تو اس کے پیٹ میں لازماً درد ہوگا اور قانون شریعت کی نیکی اسے اس درد سے ہرگز بچا نہیں سکے گی۔ اسی طرح اگر کوئی بد آدمی قضاء و قدر کے قانون کا فرمانبردار رہے گا تو اسے قانون شریعت کا جرم قانون قضاء و قدر کی نعمتوں سے ہرگز محروم نہیں کر سکے گا (سوائے مستثنیات کے جن کا اصول جداگانہ ہے) پس اگر کوئی نیک انسان کسی بیماری یا حادثہ کی وجہ سے جوانی کی موت مر جاتا ہے تو یہ ایک قضاء و قدر کا عام حادثہ سمجھا جائے گا۔ جس میں قانون شریعت کی نیکی کا کوئی اثر یا تعلق نہیں ہوگا اور نہ یہ نیکی اسے اس حادثہ سے بچا سکے گی۔ اس کے مقابل پر اگر ایک بد انسان قضاء و قدر کے میدان میں کسی غلطی کا مرتکب نہیں ہوتا اور قوانین صحت کی پابندی اختیار کرتا ہے تو وہ لمبی عمر پائے گا اور شریعت کے میدان کا جرم اسے قضاء و قدر کی نعمت سے محروم نہیں کر سکے گا۔ یہی خدائے حکیم و علیم کی سنت ہے و لن تجد لسنت اللّٰہ تحویلاً

الغرض تقدیر کا مسئلہ اسلام کے اہم ترین مسائل میں سے ہے جو بظاہر سادہ مگر حقیقۃً کافی پیچیدہ ہے اور اس کا اصولی خلاصہ ذیل کے چند فقروں میں آجاتا ہے:-

(۱) جو نظام قانونِ قدرت یعنی قانونِ قضاء و قدر کی صورت میں خدا نے قائم کر رکھا ہے اور جس کے ماتحت یہ سارا کارخانۂ عالم چل رہا ہے وہی قدر خیر و شر ہے۔ جس پر اسلام ہمیں ایمان لانے کا حکم دیتا ہے۔ تاکہ ہم توحید کے کامل مقام پر قائم رہیں۔

(۲) یہ نظام بعض حصوں میں جبری ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور بعض میں اختیاری ہے اس لئے انسان کے اعمال کا حقیقی موازنہ صرف خدا ہی کر سکتا ہے جو ہر قسم کے حالات کا واقف اور ہر قسم کے غیب کا عالم ہے۔

(۳) تقدیر دو قسم کی ہے ایک تقدیر عام یعنی تقدیر معلّق اور دوسرے تقدیر خاص یعنی تقدیر مبرم۔ تقدیر عام دنیا کے اس عام قانون قضا و قدر کا نام ہے جو حالات پیش آمدہ کے ساتھ مشروط ہوتا ہے اور حالات کے بدلنے سے بدل جاتا ہے اور ہم وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ایک بیمار جو صحیح علاج میسر نہ آنے کی وجہ سے فوت ہو گیا وہ خدا کے فضل سے صحیح علاج میسر آنے سے بچ سکتا تھا۔ مگر اس کے مقابل پر تقدیر مبرم خدا کی وہ اٹل تقدیر ہوتی ہے جو ہر حال میں لازماً مقدر نتیجہ پیدا کرتی ہے۔ یہ تقدیر عموماً نبیوں اور رسولوں کے زمانہ میں معجزات کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔

(۴) خدا کے عالم الغیب ہونے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہر چیز کا انجام بہر حال اسی صورت میں مقدر ہے جس صورت میں کہ وہ عملاً ظاہر ہوتا ہے اور کسی طرح بدل نہیں سکتا۔ کیونکہ حق یہ ہے کہ خدا کا علم انجام پیدا نہیں کرتا۔ بلکہ انجام کی وجہ سے علم پیدا ہوتا ہے اور ان دونوں باتوں میں بھاری فرق ہے

(۵) یہ اعتراض بالکل باطل ہے کہ بعض اوقات ایسا کیوں ہوتا ہے کہ ایک نیک انسان مصیبت کی زندگی اٹھا کر یا اپنے غیروں کو دکھ میں مبتلا کر کے جوانی میں ہی مر جاتا ہے۔ مگر ایک بد انسان لمبی عمر پا کر مزے کی زندگی بسر کرتا ہے۔ یہ اعتراض اسباب کے نہ سمجھنے سے پیدا ہوتا ہے کہ قضا و قدر کے قانون اور شریعت کے قانون کا دائرہ بالکل علیحدہ علیحدہ ہے اور وہ ایک دوسرے میں دخل انداز نہیں ہوتے۔ یہی وجہ ہے کہ قانون شریعت کی نیکی کسی شخص کو قضا و قدر کے قانون کے نتیجہ سے نہیں بچا سکتی اور نہ قانون قضا و قدر کی پابندی کسی شخص کو قانون شریعت کی نعمتوں کا وارث بنا سکتی ہے کیونکہ بینہما برزخ لا یبغیان

(۶) یہ مضمون بہت لمبا اور کسی قدر پیچیدار بھی ہے۔ مگر میں نے اسے اپنی طرف سے نہایت مختصر الفاظ میں سادہ طریق پر بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ خدا کرے کہ میرا یہ نوٹ ناظرین کی راہنمائی اور علمی تنویر کا موجب ہو اور اگر میری کوئی غلطی ہے تو خدا مجھے ہدایت نصیب کرے۔ آمین یا

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور

مشرقی افریقہ میں مجاہدین احمدیت کی تبلیغی سرگرمیاں

(از دفتر وکالت تبشیر ربوہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مشرقی افریقہ میں ہمارے مبلغین فریضہ تبلیغ ادا کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے

مشرقی افریقہ میں مندرجہ ذیل مقامات پر ہمارے مجاہد بھائی عیسائیت کے مقابلہ میں علم اسلام بلند کر رہے ہیں۔

نیروبی۔ اس جگہ شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ اور چوہدری عنایت اللہ صاحب کام کر رہے ہیں۔ اور اپنی رات دن کی کوششوں کے ذریعہ اسلام و احمدیت کو پھیلا رہے ہیں

یوگنڈا میں سید ولی اللہ شاہ صاحب فریضہ تبلیغ ادا کرنے میں مصروف ہیں۔

ممباسہ میں حکیم محمد ابراہیم صاحب کسمولا میں مولوی عبد الکریم صاحب شرما۔

مینیا میں مولوی محمد منور صاحب فاضل اور لنڈی میں مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر مولوی فاضل عیسائیت کے خلاف برسرپیکار ہیں۔

پاکستانی مبلغین کے دوش بدوش ہمارے افریقن بھائی عبیدی صاحب بھی تبلیغ اسلام کے فریضہ کو ادا کر رہے ہیں۔ آپ اس وقت ٹابورہ میں کام کر رہے ہیں اور نہایت محنت و جانفشانی کے ساتھ اپنے فرض کو ادا کرنے میں مشغول ہیں

احباب کرام کی خدمت میں التماس ہے کہ اپنے مجاہد بھائیوں کی صحت و عافیت کے لئے دعا فرماتے رہیں تا اللہ تعالیٰ انہیں زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک مقدمہ میں ہماری کامیابی

از وکالت تبشیر ربوہ

مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر سیکرٹری مشنہائے گولڈ کوسٹ بذریعہ ہوائی ڈاک اطلاع دیتے ہیں کہ کچھ عرصہ سے بعض مخالفین نے ہمارے گولڈ کوسٹ مشن کے خلاف ایک مقدمہ کھڑا کیا ہوا تھا۔ جس میں بہت بڑے مالی نقصان کا اندیشہ تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے تین جولائی کو وہاں کی ہائیکورٹ سے ہمارے حق میں فیصلہ ہو گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے بیرونی مشنوں کو مخالفین کے شر سے محفوظ رکھے

بابا محمد احمدؐ درویش قادیان رضی اللہ

از مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے دار المسیح قادیان

قادیان ۱۳ راگست گذشتہ رات دس بجے حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے متصل مکان مائی رسولی بی صاحبہ میں بابا محمد احمدؐ صاحب صحابی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آج سوا دس بجے صبح بورڈنگ مدرسہ احمدیہ میں مکرم و محترم امیر صاحب مقامی نے ان کا جنازہ پڑھایا اور مرحوم کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں جس میں آپ سے پہلے پانچ درویش آرام کرتے ہیں دفن کیا گیا۔ آپ مرحوم درویشوں میں سے جو بہشتی مقبرہ میں دفن ہیں تیسرے صحابی ہیں مرحوم ایک نیک اور بزرگ شخصیت تھی حضرت بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی فرماتے ہیں کہ تحریک ملکانہ کے ایام میں ملکانہ میں میری ان سے واقفیت ہوئی اور انہیں ہمہ تن اخلاص پایا۔ حکیم عبد الرحیم صاحب سناتے ہیں کہ اکثر مجھ سے خط لکھواتے تھے۔ ان سے تقاضا ہوتا تھا کہ آپ مغربی پنجاب آ کر ہمیں مل جائیں تو ہمیشہ ہی لکھواتے کہ یہ میرے لئے ممکن نہیں۔ دعا کریں کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ قادیان تشریف لے آئیں۔ مرحوم نے ۱۹۴۸ء میں تحریری طور پر وعدہ کیا تھا کہ وہ قادیان میں ہی قیام رکھیں گے۔ چنانچہ یہ تحریر خاکسار کے پاس محفوظ ہے۔ مرحوم منھم من قضٰی نحبہ کے مصداق تھے اللہ تعالیٰ ہمیں و منھم من ینتظر بننے کی توفیق عطا کرے۔

مرحوم چند ماہ سے دق کے مرض میں مبتلا تھے۔ بیماری سے قبل جب تک کچھ طاقت تھی باقاعدہ تہجد اور تمام نمازوں کے لئے مسجد مبارک میں آتے اور باوجود ضعف اور بڑھاپے کے کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے۔ مولوی محمد عبد اللہ صاحب افسر لنگر خانہ بیان کرتے ہیں کہ گذشتہ موسم سرما میں جب بھی میں ان کی عیادت کے لئے جاتا تو لجاجت کے ساتھ کہتے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے مسجد میں نماز ادا کرنے کی توفیق دے۔ گھر پر نماز کا مزہ نہیں آتا۔

حافظ عبد العزیز صاحب ننگلی بیان کرتے ہیں کہ رمضان مبارک سے ماہ ڈیڑھ ماہ پہلے کی بات ہے کہ مرحوم کہتے تھے کہ اے اللہ! ایک دفعہ مجھے صحت عطا کر تا کہ مسجد اقصیٰ و مسجد مبارک میں نمازیں ادا کروں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے کی قدرت گذشتہ رمضان مبارک میں انہیں کچھ افاقہ ہو گیا اور وہ مسجد اقصیٰ بلکہ مسجد مبارک کی آخری چھت پر کھڑے ہو کر نمازیں ادا کرنے لگے۔ ۲۱ جولائی کو انہوں نے جمعہ بھی مسجد میں ادا کیا۔ مرحوم کو ہم نے دیکھا ہے کہ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کو پسند کرتے تھے۔ چنانچہ بحالت درویشی جب تک کہ انہیں بوجہ بیماری منع نہیں کر دیا گیا۔ مٹھائی تیار کرتے جس کا کچھ حصہ احباب میں مفت تقسیم کرتے بلکہ اس کے قبول کرنے پر اصرار کرتے ان کی ایک نیک عادت یہ بھی تھی جو آخر تک قائم رہی کہ جو دوست ان کے پاس آتے کسی کے والد کسی کے اہل و عیال کی خیریت دریافت کرتے اور یہ بھی پوچھتے آیا خط آتے ہیں اور بچے پڑھتے ہیں وغیرہ اور اپنی طرف سے انہیں سلام لکھنے کی تاکید کرتے۔ اس عادت میں میں نے ایک بار بھی ناغہ ہوتے نہیں دیکھا۔ آپ ۱۹۲۰ء کے قریب قادیان میں ہجرت کر کے آئے تھے پھر واپس چلے گئے تھے اور تقسیم پنجاب سے چند سال قبل پھر قادیان میں اقامت اختیار کر لی تھی۔ اس وقت کچھ عرصہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے کسی ایک گھر کی دربانی کا بھی انہیں شرف حاصل ہوا پھر کچھ عرصہ مسجد اقصیٰ کے شمال میں مٹھائی فروشی کا کام کرتے رہے۔

مرحوم نے ۹/۱۴/۴۸ کو میری درخواست پر ذیل کے کوائف لکھوائے تھے:۔

"نام۔ محمد احمدؐ سابق بھوخاں ولد غلام حسین صاحب قوم راجپوت۔ سابقہ سکونت سڑوعہ ضلع ہوشیارپور سکونت حال بر دکان موسومہ احمدیہ درزی خانہ مرزا مہتاب بیگ صاحب قادیان۔ عمر قریباً پچاسی ۸۵ سال۔ بذریعہ خط ۱۹۰۵ء میں بیعت کی۔ جلسہ سالانہ ۱۹۰۵ء پر دستی بیعت کی اور پانچ چھ دن قادیان میں قیام کیا۔ پھر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء پر پانچ چھ روز کے لئے قادیان آنے کا موقعہ ملا۔"

احباب سے درخواست ہے کہ مرحوم اور دیگر مرحوم درویشوں کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز دوسرے درویشوں کے لئے بھی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دق اور ملیریا کے خلاف مہم

دق اور ملیریا کے خلاف مہمیں۔ مزید ڈاکٹروں اور نرسوں کی تربیت کی سہولتوں میں اضافہ اور ضروری ادویات (سیرا اور ویکسین) کی تیاری صحت کے معاملہ میں حکومت پاکستان کو قیام پاکستان کے تیسرے سال اتنی کامیابیاں حاصل ہوئیں۔

پاکستان کے بین الاقوامی مرتبہ میں بھی اضافہ ہوا۔ ڈائرکٹر جنرل صحت پاکستان عالمی ادارہ کے رکن منتخب ہوئے اور انہیں اس ادارہ نے اپنی مختلف کمیٹیوں کا رکن منتخب کیا۔

تپدق کا انسداد

اگست ۱۹۴۹ء میں تپ دق کے خلاف بی۔ سی۔ جی ٹیکہ اندازی کی مظاہراتی مہم کراچی میں جاری کی گئی۔ بعد میں ڈھاکہ چٹگاؤں لاہور کوئٹہ اور پشاور میں بھی یہ مہم جاری کی گئی یہ مہم حکومت پاکستان اور مشترکہ مہم کے ادارہ Joint Enterprise نے مل کر جاری کی ہے۔ مشترکہ مہم Joint Enterprise کے ادارہ نے ماہرین کی چار جماعتیں بھیجی تھیں جو ٹیکہ اندازی کا کام کرتی اور مقامی ڈاکٹروں کو تربیت دیتی ہیں مشرقی اور مغربی پاکستان کے دونوں حصوں میں مئی ۱۹۵۰ء کے آخر تک جن اشخاص کے ٹیوبر کولین کا ٹیکہ لگایا گیا۔ ان کی مجموعی تعداد ۷۶ ۰۸ ۱۹ تھی اور کل ۱۰۷۰۱۵ اشخاص کے بی سی جی ٹیکے لگائے گئے۔ بی سی جی ویکسین تیار کرنے کے لئے ایک معمل کام کیا جائے گا تاکہ غیر ملکی جماعتوں کی واپسی کے بعد کام جاری رکھا جا سکے۔ کچھ ڈاکٹروں کو بی سی جی کے متعلق مختلف شعبوں کے اندر کوپن ہیگن میں تربیت دینے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ حکومت پاکستان اور بین الاقوامی ہنگامی فنڈ برائے اطفال نے مشترکہ طور پر کراچی میں انسداد دق کا مظاہراتی و تربیتی مرکز قائم کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔

توقع ہے کہ یہ مرکز اس سال کے آخر تک کام شروع کر دے گا۔ یہاں ڈاکٹروں۔ نرسوں اور فنی ماہروں کو انسداد دق کے جدید طریقوں میں تربیت دی جائے گی اور یہ لوگ بعد میں ایسے دوسرے مرکزوں کو چلائیں گے جو ملک کے مختلف حصوں میں قائم کئے جائیں گے۔

اس مرکز میں ایک شفاخانہ ایک شعبہ دبا یا ہام ... تشخیص امراض کا معمل ایکس رے ساکن اور سفری یونٹ بی سی جی ویکسین تیار کرنے کا معمل۔ ایک مرکزی ہسپتال جس میں علاج معالجہ کے انتظامات ہوں گے نیز دو لصحت اشخاص کی ایک بستی ہو گی معمل میں تشخیص تپ دق کا ساز و سامان موجود ہو گا اور خاص تحقیقاتی تعلیم کے لئے علم الامراض کا ایک ایک چھوٹا سا شعبہ ہو گا۔ شفاخانہ میں ان اشخاص کا بھی امتحان کیا جائے گا۔ جن کے تپ دق میں مبتلا ہونے کا شبہ ہو گا نیز تپ دق میں مبتلا ہونے کا شبہ ہو گا نیز تپ دق کے ہیلتھ وزیٹروں کو تربیت دی جائے گی شعبہ بائیات اعداد و شمار اور تحقیقاتی کام کی رہنمائی کرے گا۔ دوا ترقی کا کام مرکزی ہسپتال میں ہو گا۔ اور خاص طور پر دق کے مریضوں کے لئے مزید ۱۰۰ پلنگوں کا اضافہ کیا جائے گا۔ دو لصحت اشخاص کی بستی میں ۱۵۰ اشخاص کو جگہ دی جائے گی۔ جہاں پر انہیں ہسپتال کے علاج کے بعد طبی نگہداشت میں رکھا جائے گا۔

زچگی اور بہبودی اطفال

اقوام متحدہ کے بین الاقوامی ہنگامی فنڈ برائے اطفال نے زچاؤں اور بچوں کی صحت کی ترقی کے لئے پاکستان کو ۲۵۰۰۰۰ ڈالر بھی دیئے ہیں۔ ایک جامع اسکیم تیار کی گئی ہے۔ اور حکومت پنجاب نے اس کے نفاذ میں شریک ہونا منظور کر لیا ہے۔ اس اسکیم کا مقصد متعدد پراجیکٹوں مثلاً دایہ گری کے تربیتی اسکولوں کی ترقی نرسنگ اور دایہ گری کے ہسپتالوں میں تربیتی سہولتوں کے اضافہ عورتوں اور بچوں کے ہسپتالوں اور زچاؤں اور بچوں کے صحتی مرکزوں کے لئے ساز و سامان اور رسد کے انتظام کے سلسلے میں اقوام متحدہ کے بین الاقوامی ہنگامی فنڈ برائے اطفال سے مدد حاصل کرنا ہے۔ ایسے بچوں اور ماؤں کے فائدے کے لئے جنہیں مناسب غذا نہیں ملتی۔ غذا دینے کے پروگرام محدود پیمانہ پر جاری ہیں۔

ملیریا کا انسداد

مارچ ۱۹۴۹ء میں عالمی ادارہ صحت نے ملیریا کے انسداد کی ایک مظاہرہ کرنے والی جماعت پاکستان بھیجی جو ضلع میں سنگھ مشرقی بنگال میں مقامی طبی عملے کو انسداد ملیریا کے کام میں تربیت دے رہی ہے اور ڈی۔ ڈی۔ ٹی چھڑکنے کے طریقوں کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ ملیریا کے انسداد کی مہم بڑی کامیاب ثابت ہوئی ہے۔ اور اس بیماری کے دائرہ اثر میں انتہائی کمی ہو گئی ہے۔ اور امید افزا نتائج کے پیش نظر اس اسکیم کو مشرقی بنگال کے دیگر ضلعوں میں بھی جاری کرنا تجویز کیا گیا ہے۔ مئی ۱۹۵۰ء میں حکومت پنجاب کے ایک طبی افسر کو ڈی۔ ڈی۔ ٹی چھڑکنے کا طریقہ سیکھنے کے لئے اس جماعت کے ساتھ وابستہ کیا گیا۔ اس افسر نے ضلع گوجرانوالہ میں حافظ آباد و چکن والا کے علاقوں میں ملیریا کے انسداد کی ایک اسکیم تیار کی ہے حکومت پنجاب نے صوبہ میں ملیریا کے انسداد کی ایک وسیع مہم شروع کرنے کے منصوبے تیار کئے ہیں۔

اخبار کی قیمت

جن احباب کی قیمت اخبار ۱۰ اگست ۱۹۵۰ء میں ختم ہو رہی ہے ان کی فہرست شائع ہو چکی ہے مہربانی فرما کر قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔

(مینیجر)

درخواست دعا: خاکسار آج کل بواسیر خونی و بخار بیمار رہتا ہے۔ نیز خاکسار کے دو چھوٹے بچے بھی لگاتار بخار چند دنوں سے بیمار ہیں بزرگان سلسلہ اور برادران سے درخواست ہے کہ میری اور میرے دونوں بچوں کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔

(خاکسار محمد صدیق مبلغ سیرالیون مغربی افریقہ حال گنج مغلپورہ)

تصحیح

۵ اگست کے پرچہ میں ایک عدالتی نوٹس غلام قادر بنام لکھمی چند میں حسب ذیل الفاظ غلط شائع ہوئے ہیں۔ احباب تصحیح فرمائیں:۔

غلط:۔ چک ۶ ع ب	صحیح چک ۶ ع ج ب
لکھمی چند	ملکھی چند

(مینیجر اشتہارات)

تصحیح — الفضل ۵ اگست میں طبیہ عجائب گھر کا اشتہار "اولاد نرینہ" شائع ہوا ہے۔ اس میں قیمت مٹی ہوئی ہے۔ قیمت مکمل کورس ۲۵ پچیس روپے ہے۔ اور الفضل ۶ اگست میں لیکوریا کی دوا اسپاڈی پاک کا اشتہار ہے جو ٹھیک طبع نہیں ہوا۔ قیمت فی پاؤ چھ روپے ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۲۸۹ لاہور

درخواست دعا

محترمہ نصرت جہاں بیگم ساکن بہلول پور ضلع سیالکوٹ ایک تشویشناک بیماری میں مبتلا ہیں بزرگان سلسلہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور درویشان قادیان سے صحت کاملہ کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

(سردار خان دفتر سٹیل کنٹرولر لاہور)

میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ کی ادویات ربوہ کے مقامی احباب

(۱) الیس جلال الدین سیلو ئی اور

(۲) ربوہ جنرل سٹور سے اور لاہور کے احباب امیر الدین اینڈ سنز لوسمنٹ بلڈنگ رتن باغ لاہور سے خرید فرمائیں

اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟

کارڈ آنے پر

مُفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن

آرام دہ سفر لاہور سے سیالکوٹ کیلئے جی۔ ٹی۔ بس سروس لمیٹڈ کی آرام دہ نئے ڈیزائن کی بسوں میں سفر کریں جو کہ اڈہ سرائے سلطان اور لوہاری دروازہ سے وقت مقررہ پر چلتی ہیں موسم گرما میں آخری بس سیالکوٹ کے لئے ۵-۳ بجے شام چلتی ہے

چوہدری سردار خاں منیجر جی ٹی بس سروس لمیٹڈ سرائے سلطان لاہور

دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور میں عورتوں اور بچوں کے علاج کا خاص انتظام ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان کی ترقی کے منصوبے عالمی بنک کے سامنے پیش کر دیئے گئے

قاہرہ ۷ اگست پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد نے یہاں بیان کیا کہ پاکستان ماہ جون کو عالمی بنک میں شریک ہو گیا تھا۔ نیز یہ کہ انہوں نے بنک کے سامنے بندرگاہ۔ ریلیں۔ سڑکیں اور بجلی کے کارخانوں کے متعلق اہم منصوبے پیش کر دیئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میرے خیال میں ان منصوبوں کو پورا کرنے میں عالمی بنک پاکستان کی یقیناً مدد کرے گا

برطانیہ اسٹرلنگ بقایا کے سلسلے میں پاکستان اپنے ڈالری کوٹا میں تخفیف پر راضی ہو گیا تھا۔ اس لئے کہ برطانیہ کو سخت کرنسی کی کمی ہے۔ (اسٹار)

عرب پارلیمانی کانفرنس کی تائید

عمان ۷ اگست اردن ایوانِ نمائندگان کے صدر نے عرب اتحاد کا راستہ ہموار کرنے کے لئے ایک عرب پارلیمانی کانفرنس طلب کی ہے انہوں نے کہا کہ عرب لیگ اپنے مقاصد کے حصول میں خصوصاً فلسطین کے متعلق بالکل ناکام رہی ہے۔ اتحاد ہی وہ تنہا راستہ ہے جس کے ذریعہ عرب اپنے قومی مقاصد کے حصول میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اس طرح وہ اس دشمن کے خلاف ایک بڑی طاقت مہیا کر سکیں گے۔ جو ان کی سرحدوں پر گھات لگائے بیٹھا ہے (اسٹار)

طرابلس کے تیل کے کارخانہ میں کام

دمشق ۷ اگست۔ طرابلس کے تیل کے کارخانہ میں ۲۴ جولائی سے کام شروع ہو گیا ہے اور پہلے ہی ہفتہ میں تیل کی تیاری ۹۰۰ ٹن روزانہ سے بڑھ کر ۱۴۰۰ ٹن روزانہ ہو گئی ہے۔ (اسٹار)

مصر کی کھجوریں

قاہرہ ۷ اگست۔ غیر ممالک میں مصر کی کھجوروں کو مشہور کرنے اور ان کے لئے نئی منڈیاں تلاش کرنے کے لئے مصر کی وزارت زراعت نے ایک پروگرام مرتب کیا ہے۔ (اسٹار)

آب پاشی اور بجلی کے منصوبے

اسکندریہ ۷ اگست معلوم ہوا ہے کہ مصر کی پارلیمنٹ اپنے موجودہ اجلاس میں مصر کے آب پاشی اور بجلی کے منصوبوں نیز اسوان بند سے بجلی پیدا کرنے کے مزید قرضہ کے سوال پر غور نہیں کرے گی۔ (اسٹار)

اردن نے گندم کی برآمد بند کر دی

عمان ۷ اگست۔ اردن کی کابینہ نے فیصلہ کیا ہے کہ بین الاقوامی صورت حال کے پیش نظر گندم کی برآمد بند کر دی جائے۔ (اسٹار)

عراق اور اردن دفاعی معاہدہ پر دستخط نہیں کریں گے

دمشق ۷ اگست۔ یہاں باخبر حلقوں میں کہا جا رہا ہے کہ اس مہینہ کے آخر میں اسکندریہ میں عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کے اجلاس کے موقعہ پر عراق اور اردن مشترک دفاعی معاہدہ پر دستخط کی یہ شرط پیش کر رہے ہیں کہ مشرقی فلسطین کے اردن کی سلطنت سے الحاق کو تسلیم کر لیا جائے (اسٹار)

پناہ گزینوں کے معاملات

عمان ۷ اگست۔ اسٹار کو معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ پناہ گزینوں کے تمام معاملات کی دیکھ بھال کیلئے اردن کی حکومت ایک نئی وزارت قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ یہ وزارت "وزارت برائے امور پناہ گزیناں" کہلائے گی۔ (اسٹار)

نئی سفارت کے متعلق مشورہ

قاہرہ ۷ اگست۔ اس وقت مصر اور سعودی عرب کی حکومتوں کے درمیان جدہ میں نئے مصری سفیر کے تقرر کے متعلق مشورہ ہو رہا ہے سابق سفیر عبد الوہاب عظام بے کے پاکستان میں مصری سفیر مقرر کئے جانے سے یہ جگہ خالی ہو گئی ہے۔ (اسٹار)

عراق ترکی تجارتی معاہدہ

بغداد ۷ اگست معلوم ہوا ہے کہ مجوزہ عراق ترکی۔ تجارتی معاہدہ پر جب دستخط ہو جائیں گے تو صرف عراق کی حکومت ہی کو اس کا حق ہو گا کہ وہ عراق میں درآمد کے لئے ترکی کا تمبا کو خریدے۔ (اسٹار)

عالمی صورت حال کے متعلق شام کا رویہ

دمشق ۷ اگست معلوم ہوا ہے کہ شام کی حکومت اس پر غور کر رہی ہے کہ غیر ملکوں سے اپنے سفارتی نمائندوں کو طلب کر کے بین الاقوامی صورت حال اور اس سلسلہ میں شام کے رویہ کے متعلق ایک کانفرنس منعقد کی جائے (اسٹار)

اشتراکی پیراشوٹ فوج کو تربیت دے رہے ہیں

ہانگ کانگ ۷ اگست۔ فارموسا کو آزاد کرانے کا "اشتراکی خطرہ اب ہانگ کانگ میں موصول شدہ ایسی اطلاعات سے زیادہ بڑھ گیا ہے۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ منچوریا میں چینی اشتراکی چھتری بازوں کی ایک فوج کو تربیت دے رہے ہیں۔ جو کم از کم ۱۵۰۰۰ افراد پر مشتمل ہے۔ اور انہیں سے بعض کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ حال ہی میں وہ جنوب کی طرف روانہ کئے گئے ہیں

اس وقت فارموسا کے سامنے جو فوج جمع کی جا رہی ہے، کہا جاتا ہے کہ اس کی مجموعی تعداد غالباً ۳۰۰۰۰۰ ہے۔ لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ اشتراکی اس سے تین گنا میدان میں لا سکتے ہیں۔ چیکیانگ اور فوکین کے صوبوں میں فضائی مستقر تیار کر لئے گئے ہیں۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ اشتراکیوں کا فضائیہ کم از کم ۱۰۰۰ طیاروں پر مشتمل ہے۔ گرچہ یہ امکان غالب ہے کہ ان کے پاس تربیت یافتہ فضائی عملہ کی کمی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ حملہ کی صورت میں نیشنلسٹوں کے پاس امریکی مدد سے قطع نظر نو فوجیں ہو شاید ۲۰۰۰۰۰ آدمیوں پر مشتمل ہیں۔ تقریباً ۱۰۰۰ ٹینک اور بکتر بند گاڑیاں اور ۲۰۰ طیارے ہیں۔ (اسٹار)

حاجیوں کے لئے سواری کا بندوبست

دمشق ۷ اگست، شامی حکومت کو سعودی عرب حکام نے مطلع کیا ہے کہ وہ اس سال بری راستہ سے آنے والے شامی حاجیوں کو ملک میں قبول نہیں کر سکیں گے۔ اس لئے کہ موٹر بس اور موٹر کار کا ضروری انتظام ممکن نہیں ہو سکے گا۔ (اسٹار)

امریکہ متحرک فوج تیار کر رہا ہے

لندن ۷ اگست۔ لیک سکیس کی ایک اطلاع کے مطابق امریکہ ایک ایسی متحرک خود کفیل فوج تیار کرنے کا منصوبہ تیار کر رہا ہے۔ جو مشرق بعید میں اس کے فرائض کو پورا کر سکے

کوریا کا تجربہ اعدا امریکہ کے اس ارادہ نے کہ وہ بحرالکاہل میں مزید اشتراکی جارحانہ اقدام نہ ہونے دے گا۔ فوجی افسران کو اس نتیجہ پر پہنچایا ہے کہ یہ مقصد حاصل کرنے کا واحد عملی ذریعہ یہ ہے کہ ایک ایسی فوج تیار کی جائے جو بحرالکاہل میں ہر جگہ جانے کو ہر وقت تیار ہو یہ فوج مضبوط بحری بیڑے جن میں طیارہ بردار بھی شامل ہوں گے فضائیہ کی یونٹ اور ایسے فوجی یونٹ پر مشتمل ہو گی۔ جسے بعجلت ہی مختصر نوٹس میں محاذ پر روانہ کیا جا سکے

غالباً اس تجویز کا بھی ذکر اب سننے میں آئے گا۔ کہ اقوام متحدہ کے مبصرین کا ایسا متحرک کمیشن تیار کیا جائے۔ جو ہر وقت ایسی صورتوں کی تحقیقات کے لئے تیار رہے۔ جن سے امن کو خطرہ ہو۔ کہا جاتا ہے کہ اقوام متحدہ کے اکثر وفود، نیز خود سیکرٹری جنرل ٹریگو لی بھی اسے امید کر رہے ہیں۔ کہ یہ کمیشن قائم کیا جا سکے گا

مولوٹوف کے پیکنگ میں آمد کی لندن میں تصدیق نہ ہو سکی

لندن ۷ اگست۔ کل جو اطلاع ٹوکیو میں موصول ہوئی ہے۔ اس سے اس کی تصدیق ہوتی ہے کہ مسٹر مولوٹوف پیکنگ آئے ہیں۔

لندن میں کوئی ایسی اطلاع دفتر خارجہ کو نہیں ملی ہے۔ جس سے اس کی تصدیق ہو اور افسران اس خبر کے متعلق بہت محتاط ہیں۔ لیکن کل کا سفارتی نامہ نگار دخمطراز ہے کہ اگر مولوٹوف واقعی وہاں موجود تھے۔ تو اس سے اہم نتائج متوقع ہیں۔ (اسٹار)

عمان ۷ اگست۔ اردن کے ولی عہد امیر طلال تین ہفتہ کے لئے بیروت روانہ ہو گئے ہیں اسٹار

بقیہ صفحہ اول

گیارہ بجے لاہور شہر کے مخیر اور بنی نوع سے ہمدردی رکھنے والے شہریوں کی طرف سے مختلف مراکز پر محتاجوں کو کھانا کھلایا جائے گا لاہور سٹی کارپوریشن اور آل پاکستان وومنز ایسوسی ایشن کی طرف سے بادامی باغ کیمپ کے پناہگیروں میں کھانا تقسیم کرنے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ ۳½ بجے سہ پہر آل پاکستان وومنز ایسوسی ایشن کی لاہور شاخ برٹ انسٹی ٹیوٹ ہال میں صرف مستورات کو دستاویزی اور مختصر فلمیں دکھانے کا انتظام کرے گی۔ ۵ بجے شام برٹ انسٹیٹیوٹ کے میدان میں پاکستان وومن نیشنل گارڈز۔ وومن قومی رضاکار اور گرل گائیڈز کی پریڈ ہو گی۔ جس میں بیگم صاحبہ سردار عبدالرب نشتر سلامی لیں گی۔ شام کے ۷ بجے ہز ایکسی لینسی گورنر پنجاب لاہور سٹیشن سے یوم پاکستان کے سلسلہ میں پیغام نشر فرمائیں گے۔ ۸ بجے قصر حکومت میں ایک پارٹی دی جائے گی۔

رات کے نو بجے یوم استقلال پاکستان کے جشن کی اختتامی تقریب کی شکل میں اہالیان لاہور ہوائی سکاؤٹوں کی مشعلوں کے ساتھ پریڈ لاہور گیریزن کے فوجیوں کے خٹک ناچ۔ لائلپور کے سواروں کی طرف سے گھوڑے کی سواری کے کرتب اور یونیورسٹی گراؤنڈ میں آتشبازی کے نظاروں سے لطف اندوز ہوں گے۔